رحمت و غفران کا مہینہ

احکام و مسائل

روزہ کا تصور

روزے کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی کہ انسانیت کی۔ روزہ کا تصور ہر اس مذہب میں پایا جاتا ہے جو کسی بھی زمانہ میں آسمانی مذہب شمار ہوتا ہے۔ بلکہ روزہ کا تصور اور وجود ہر مذہب میں پایا جاتا ہے۔ خواہ اس کے حاملین اپنے مذہب کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہ بھی کرتے ہوں۔ البتہ روزوں کی کیفیت میں اختلاف ہو سکتا ہے' بلکہ ہے' آسمانی مذہب میں تو یہ قدیم قدر مشترک ہے۔ جیسا کہ قرآنی الفاظ سے اس کا اندازہ ہوتا ہے۔

كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم۔

اس آیت میں كما كتب على الذين من قبلكم کے الفاظ کو بغور پڑھ لیں۔

روزہ کی فرضیّت

رمضان کے روزہ کی فرضیت بیان کرتے ہوئے قرآن پاک ناطق ہے۔

يايها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون۔

(البقرہ)

"اے ایمان والو! روزے تم پر فرض ہیں جس طرح سابقہ امتوں پر یہ فرض تھے اور یہ اس لئے ہے کہ متقی بن جاؤ۔"

آنحضرتؐ رمضان کی فرضیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

بني الاسلام على خمس شهادة ان لا اله الا الله و ان محمدا عبده و رسوله و اقام الصلوة و ايتاء الزكوة و الحج و صوم رمضان۔ (بخاری و مسلم)

"اس قصر اسلام کی اساس و بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔(۱) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور آنحضرتؐ کی نبوت و رسالت کا اقرار کرنا اور اس کی شہادت دینا ہے۔(۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔"

اس آیت و حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ ہر عاقل' بالغ' حاضر تندرست مرد اور عورت پر فرض ہے۔

روزوں کی تعداد

رمضان کے روزوں کی تعداد تیس اور بعض اوقات انتیس بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ آنحضرتؐ فرماتے ہیں۔

نحن امته امية لا نكتب و لا نحسب الشهر هكذا او هكذا وهكذا وعقد الابهام في الثالثة ثم قال الشهر هكذا و هكذا و هكذا يعني تمام الثلثين يعني مرة تسعا و عشرين ومرة ثلثين۔ (بخاری و مسلم)

"ہم امی امت ہیں ہم حساب کتاب نہیں جانتے آپؐ نے اپنے انگوٹھے کو دبا لیا پھر آپ نے اسی طرح دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر فرمایا مہینہ یوں ہوتا ہے یعنی پورے تیس دن۔ یعنی مہینہ کبھی تیس دن ہوتا ہے اور کبھی انتیس دن۔

چاند دیکھ کر روزہ رکھنا چاہیے

اصل مسئلہ یہ ہے کہ روزہ چاند دیکھ کر رکھا جائے۔ اور چاند دیکھ کر ہی افطار کیا جائے یعنی عید الفطر کی جائے۔ چنانچہ آنحضرتؐ ارشاد فرماتے ہیں۔

صوموا لرويته و افطروا لرويته فان غم عليكم فاكملوا عدة شعبان ثلاثين۔ (بخاری مسلم)

"تم چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرو اور چاند دیکھ کر افطار کیا کرو۔ اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو شعبان کے پورے تیس یوم شمار کیا کرو۔"

رمضان سے قبل روزے رکھنا

ہمارے ہاں بعض لوگ رمضان کی آمد سے دو ایک روز قبل شعبان کا روزہ رکھتے ہیں۔ وہ اپنے خیال میں رمضان کا استقبال کرتے اور خیر مقدم کرتے ہیں۔ ایسے روزے رکھنا جائز نہیں ہیں۔ رمضان سے دو ایک روز قبل روزہ رکھنے سے آنحضرتؐ نے منع فرمایا ہے۔ آپؐ کا ارشاد ہے۔

اذا انتصف شعبان فلا تصوموا۔ (ترمذی' ابن ماجہ)

"کہ جب شعبان نصف گزر جائے تو نفلی روزے بند کر دو۔"

دوسری جگہ آپؐ فرماتے ہیں۔

لاینقد من احدکم رمضان بصوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم یوما فلیصم ذلک الیوم۔ (بخاری و مسلم)

"کہ تم میں سے کوئی انسان بھی رمضان سے ایک روز یا دو روز قبل روزہ نہ رکھے۔ ہاں البتہ اگر کسی انسان کا معمول ہمیشہ یوں روزے رکھنے کا ہے۔ تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

عمر بھر کے روزے

آنحضرتؐ نے روزہ کی اہمیت فضیلت اور مقام و مرتبہ بڑے واشگاف الفاظ میں بیان کیا ہے۔ آپؐ کی اس حدیث سے اس کا اندازہ لگائیے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افطر یوما من رمضان من غیر رخصۃ ولا مرض لم یقض عنہ صوم الدھر کلہ و ان صامہ۔ (بخاری' ترمذی' ابو داؤد)

"آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو انسان بلا عذر شرعی روزہ ترک دے تو زمانہ بھر روزے کیوں نہ رکھ لے" یعنی اس کی قضا تو ہو سکتی ہے مگر اسے وہ ثواب نہیں مل سکتا جو رمضان میں ملتا تھا۔

رحمت کے دروازہ کا وا ہونا اور شیطان کی بندش

تمام سال میں صرف رمضان المبارک ہی کو اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑا شرف اور مقام عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ جب رمضان شروع ہو جاتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو مقید و محبوس کر دیا جاتا ہے۔ حدیث کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب الرحمۃ و غلقت ابواب جھنم وسلسلت الشیا طین۔ (بخاری و مسلم)

جنت کے دروازے

قصر جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کو ہی یہ شرف بخشا ہے کہ جنت کے آٹھ دروازوں میں ایک دروازہ روزداروں کیلئے مخصوص قرار دیا اور فرمایا کہ اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس کا نام "باب الریان" سیراب کرنے والا دروازہ رکھا۔ اصل الفاظ یہ ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنۃ ثمانیۃ ابواب منھا باب یسمی باب الریان لا یدخلو نہ الا الصائمون (بخاری و مسلم)

قیام رمضان اور صیام رمضان کا مقام

رمضان کے روزوں اور قیام کی فضیلت بے حد اور بے شمار ہے۔ اس کے فضائل بے حد اور بے شمار ہیں۔ اسکے فضائل و برکات بے پایاں ہیں۔ چنانچہ حضورؐ فرماتے ہیں۔

من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفرلہ ماتقدم من ذنبہ ومن قام رمضان ایمانا واحتسابا غفرلہ ماتقدم من ذنبہ (بخاری و مسلم)

روزہ کا بدلہ از خود ہی دونگا

روزہ کا کیا مقام ہے؟ اور اس کی ادائیگی سے کیا اجر و ثواب ملتا ہے؟ آنحضرتؐ نے اس کی فرضیت بیان فرمائی ہے۔ اسکا اندازہ اس حدیث سے لگائیے۔

کل ابن ادم یضاعف الجنۃ بعشر امثالھا الی سبع مائۃضعف قال اللہ تعالی الا الصوم فانہ لی و انا اجزی بہ یدع شھوتہ وطعامہ من اجلی للصا

ثم فرحتان فرحة عند فطرہ و فرحة عند لقاء ربه و لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسلک والصیام جنة واذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخت فان سابه احد او قاتله فلیقل انی امراء صائم۔(بخاری و مسلم)

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ابن آدم کی ہر نیکی کے بدلے میں دس سے لے کر سات سو گنا تک اضافہ کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ اس سے یکسر الگ ہے کیونکہ روزہ محض میری رضا و خوشنودی کے لئے رکھا جاتا ہے لہٰذا میں از خود ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ میری ہی وجہ سے وہ اپنے کھانے اور خواہشات کو ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں بے مثال ہوتی ہیں۔ ایک خوشی اس وقت جب وہ دن بھر کی شدت پیاس کے بعد روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا۔ روزہ اللہ تعالیٰ کو اتنا پیارا ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو کا مقام اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بڑھ کر ہے۔ روزہ جہنم سے ڈھال ہے جب تم سے کوئی روزہ دار ہو۔ اسے مکروہ کلام اور فضول باتیں نہیں کرنا چاہیں اگر کوئی اس سے گالی گلوچ سے پیش آئے یا اس سے لڑائی لڑنا چاہئے تو اس سے یہ کہہ کر الگ ہو جائے کہ بھائی میں روزے سے ہوں۔

دو سفارشی

روزہ دار کے دو سفارشی ہوں گے جو قیامت کے روز اس کی اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارش کریں گے اور اسے دوزخ سے آزاد کرائیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الصیام والقرآن یشفعان للعبد یقول الصیام اے رب انی منعته الطعام والشهوات بالنهار فشفعنی فیه و یقول القرآن منعته النوم باللیل فشفعنی فیه فیشفعان۔ (بیهقی)

"کہ روزے اور قرآن اللہ تعالیٰ کے ہاں بندے کی سفارش کریں گے۔ روزے کہیں گے کہ اے باری تعالیٰ میں نے اسے دن بھر کھانے اور پینے اور دیگر نفسانی خواہشات سے باز رکھا۔ اس کے بارے میں میری سفارش قبول کی جائے۔ اور قرآن کہے گا اے مولیٰ کریم میں نے اسے رات بھر میٹھی نیند سونے سے روکے رکھا۔ لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش کو شرف قبولیت عطا فرما۔ پس اس دونوں کی سفارش شرف قبولیت حاصل کرے گی۔

اللہ تعالیٰ کی منادی

رمضان خیر و برکت، رحمت و غفران اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندیوں کا مہینہ ہے۔ اس مبارک ماہ میں نیک انسان کو نیکی کی تلاش پوری شدومد سے کرنی چاہئے۔ بد کردار کو کم از کم اس مبارک ماہ کے احترام و تقدس کو ملحوظ رکھنا چاہئے اور اپنی عادات سے باز آجانا چاہیے۔ حضور پاکؐ کا ارشاد ہے:

ینادی مناد یا باغی الخیرا قبل و یا باغی الشراقصر ولله عتقاء من النار۔(ترمذی ابن ماجہ، مسند احمد)

کہ اللہ تعالیٰ کا منادی ہر رات آکر یہ آواز بلند کرتا ہے اور صدا دیتا ہے کہ اے نیکی کے متلاشی خیر و برکت کی تلاش میں محنت کر اور اس کے حصول میں قوت اور طاقت صرف کر اور اے وہ انسان جو برائی کو اپنا وظیفہ حیات بنا چکا ہے۔ تمہیں کم از کم اس بابرکت مہینہ میں شرم کرنی چاہئے اور برائیوں سے باز آجانا چاہئے اور اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کو آگ سے آزاد کرتا ہے۔

رمضان کے تین حصے

رمضان کے مبارک مہینے کو اللہ تعالیٰ نے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ان حصوں کے الگ الگ فضائل و مراتب بیان کئے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اس کی تقسیم ملاحظہ فرمائیے:

"و هو شهر اوله رحمة و اوسطه مغفرة و آخره عتق من النار۔(مشکوۃ)

کہ رمضان المبارک ایسا بابرکت مہینہ ہے کہ اس کا پہلا عشرہ (دہاکہ) سراسر رحمت ہے۔ دوسرا عشرہ مجسمہ بخشش و غفران ہے اور آخری حصہ میں اللہ مجرموں اور گنہ گاروں کو عام معافی دیتا ہے اور انہیں آگ سے آزاد کرتا ہے۔

رمضان میں فرض و نفل کا ثواب

رمضان ہی وہ مبارک اور مقدس مہینہ ہے جس میں کی ہوئی ایک نیکی فرض کا مقام رکھتی ہے اور رمضان میں ادا کیا ہوا ایک فرض ستر فرض کا مقام رکھتا ہے۔(مشکوۃ)

اس سے آپ اندازہ لگالیں کہ اللہ

تعالیٰ اس مہینے میں کس قدر اجر و ثواب اور فضل و کرم عطا فرماتا ہے۔

رزق میں اضافہ

یہی وہ مبارک اور مقدس مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ مومن کے رزق میں اضافہ کرتا ہے۔(مشکوٰۃ)

مسلمانوں کو چاہئے کہ رمضان المبارک میں اللہ کے راستہ میں خرچ کرکے اپنے رزق میں اضافہ کرالیں۔

○ روزہ افطار کرانا

کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرانے کا کیا مقام ہے؟ اس کا اندازہ حدیث کے الفاظ سے کیجئے:

من فطر فیه صائما كان مغفرة لذنوبه و عتق رقبة من النار و كان له مثلا اجره من غير ان ينتقص من ابوابهم شيئاً۔

"جو انسان کسی روزہ دار کا رمضان میں روزہ افطار کرائے گا تو وہ اس کے گناہوں کی بخشش اور آگ سے آزادی کا باعث ہوگا اور روزہ دار کو اور کسی کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔"

حوروں کی دعا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر سال جنت کو آئندہ سال کے لئے خوب سجایا اور آراستہ کیا جاتا ہے۔ جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے سے ہواؤں کے جھونکے اٹھتے ہیں اور جنت کے درختوں سے ہوکر حوروں کے پاس سے گذرتے ہیں۔

اس وقت حوریں یہ دعائیں کرتی ہیں:

رب اجعل لنا من عبادك ازواجا تقربهم اعيننا و تقرا عينهم بنا۔

"کہ اے باری تعالیٰ! اپنے بندوں میں سے ایسے ہمارے خاوند بنا جنہیں دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں اور ان کی آنکھوں کو ہم سے ٹھنڈی کر۔"

روزہ کی نیت

روزہ رکھنے سے قبل روزہ کی نیت کرنا لازمی ہے:

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ رمضان کا پہلا روزہ رکھنا ہی بجائے خود رمضان کے تمام روزوں کی نیت کرنا ہے۔ لیکن ان کا یہ خیال درست نہیں ہے۔ کیونکہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

من لم يجمع الصيام بالليل فلا صيام له۔(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

کہ "جو انسان سحری کھانے سے قبل روزہ کی نیت نہیں کرے گا اس کا روزہ روزہ تصور نہیں کیا جائے گا۔"

اس سے ثابت ہوا کہ روزہ سے قبل نیت کرنا ضروری ہے۔

نوٹ:- نیت کا محل دل ہے زبان سے کوئی مخصوص الفاظ ادا کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں۔

سحری

سحری ضرور کھانا چاہئے۔ ابتداء اسلام میں سحری کا رواج نہ تھا بلکہ عشاء کو سونے سے قبل ہی کھانا کھالیا جاتا تھا۔ بعد میں مسلمانوں کی سہولت کے لئے سحری کھانے کی اجازت مرحمت فرمادی گئی۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

تسحروا فان فی السحور بركة۔ (متفق علیہ)

کہ "سحری کھایا کرو۔ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ نہار منہ خالی پیٹ روزہ رکھنا سنت کے خلاف ہے۔

روزہ افطار کرنے کا وقت

روزے کی سحری اور افطاری کے اوقات میں عام طور پر بے احتیاطی سے کام لیا جاتا ہے۔ اس مسئلہ کو بھی حضور علیہ السلام کی زبان گوہر بار سے سمجھنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا اقبل الليل من ههنا و ادبر النهار ههنا و غربت الشمس فقدافطر الصائم۔(بخاری و مسلم)

کہ "جب رات مشرق کی طرف سے نمودار ہو جائے اس وقت روزہ دار کو روزہ افطار کرلینا چاہئے۔"

یعنی سورج غروب ہوتے ہی افطاری کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

افطار میں تعجیل

ہمارے ہاں روزے کے افطار میں ضرورت سے زیادہ تاخیر سے کام لیا جاتا ہے۔ تاخیر سے روزہ افطار کرنا بالکل غیر مسنون طریق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ ہے کہ روزہ کے افطار میں تعجیل سے کام لیا جائے چنانچہ ایک مقام پر حضور علیہ الصلوۃ

والسلام فرماتے ہیں:

لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر۔ (بخاری مسلم)

کہ "لوگ جب تک افطار میں تعجیل سے کام لیں گے خیر و برکت میں رہیں گے۔"

دوسری جگہ آپؐ نے فرمایا:

قال الله تعالى احب عبادی الی اعجلهم فطراً۔ (ترمذی)

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بندوں میں سے مجھے وہ زیادہ پیارا ہے جو روزے کے افطار میں تعجیل سے کام لیتا ہے۔"

ایک اور مقام پر آپؐ کا ارشاد ہے:

لا يزال الدين ظاهراً ما عجل الناس فطراً لان اليهود و النصارى يوخرون۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ)

"دین اس وقت تک غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں تعجیل سے کام لیں گے کیونکہ یہود و نصاریٰ افطار میں تاخیر سے کام لیتے ہیں"

حضرت ابوعطیہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق ام المومنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے ایک نماز اور افطار میں تعجیل سے کام لیتا ہے۔" اور دوسرا افطار اور نماز میں تاخیر سے کام لیتا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا:

"وہ کون کون ہیں؟ ہم نے عرض کیا کہ اول الذکر عبداللہ بن مسعودؓ اور ثانی الذکر ابوموسیٰؓ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اول الذکر بالکل ٹھیک کرتا ہے۔ کیونکہ حضورؐ بھی یونہی کیا کرتے تھے۔ ان احادیث سے روزہ کی افطاری میں تعجیل کا اندازہ لگائیے۔

اور جب اذان شروع ہو

انسان جب کھانا رہا ہو۔ صبح صادق ہو چکی ہو۔ یعنی صبح کی اذان ہو رہی ہو' اس وقت انسان کو کھانا کھا لینا چاہئے کیونکہ حضور علیہ السلام سے یہ ثابت ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں:

اذا سمع النداء احدكم والاناء في يده فلا يضعه حتى يقضي حاجته' منه۔ (ترمذی)

کہ "جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو اور اذان ہو رہی ہو اسے کھانے سے فارغ ہو جانا چاہئے۔

روزہ افطار کرنے کی دعاء

روزہ کی افطاری کا وقت بڑا مبارک اور مقدس ہوتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی دعاء کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ سے اچھی اچھی دعاء کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرتے تو یہ دعا کرتے:

اللهم لک صمت و على رزقک افطرت۔ (ابوداؤد)

کہ "اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا تھا اور تیرے ہی رزق پر افطار کرتا ہوں۔

روزہ میں بدپرہیزی

روزہ دار کو چاہئے کہ روزے کے آداب اور واجبات کو پورا پورا لحاظ کرے۔ جہاں وہ پیٹ کا روزہ رکھتا ہے وہاں اسے نظر' قول' عمل اور زبان و گفتار کو بھی پابند رکھنا چاہئے۔ جو انسان روزہ کے باوجود جھوٹ' بکواس' غلط طرز عمل سے باز نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بھوکا اور پیاس رہنے کا محتاج نہیں ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في ان يدع طعامه و شرابه۔ (بخاری)

نواقض روزہ

جھوٹ گالی گلوچ عمداً کھانا پینا' نسوار لینا' حقہ' سگریٹ کا کش لگانا' پان چبانا' عمداً قے کرنا' مباشرت کرنا وغیرہ تمام امور نواقض صوم ہیں۔ ٹیکہ کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بہتر یہی ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے۔

روزہ میں رخصت

تیل لگانا' مسواک کرنا' خود بخود قے آ جانا' بھول چوک کر کھا پی لینا' کلی کرنا' سالن وغیرہ چکھ کر تھوک دینا' کنگھی لگانا وغیرہ کی روزہ کی حالت میں رخصت ہے۔

روزہ کی کن لوگوں کو رخصت ہے

مسافر' حاملہ عورت' دودھ پلانے والی عورت' مریض' شیخ فانی (بالکل بوڑھا مرد اور عورت جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں' اور دائمی مریض کو رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے۔ اول الذکر تینوں اقسام کے لئے دوسرے ایام میں قضائی دینا ضروری ہے اور موخر الذکر کے لئے صرف فدیہ دینا اور روزے نہ رکھنا جائز ہے۔